مصنوعی انداز کی ڈیجیٹل(Digital)مارکیٹنگ میں حصہ لینے والوں کا شرعی حکم

ریفرینس نمبر:IEC-0111 تاریخ:15-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل کئی ارننگ (Earning) کمپنیاں مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ بعض کمپنیوں میں تو ابتداءً کچھ بھی انویسٹ (Invest) نہیں کرنا ہوتا جبکہ اکثر کمپنیوں میں ابتداءً کچھ رقم انویسٹ کرنی ہوتی ہے جو کہ ناقابل واپسی (Non-Refundable) ہوتی ہے۔ انویسٹ کی رقم اپنے اپنے پیکیج (Package)کے حساب سے کم زیادہ ہوتی ہے۔ کم سے کم 3000 اور زیادہ سے زیادہ لاکھوں روپے تک کے پیکیجز (Packages)ہوتے ہیں، ان میں ارننگ (Earning) کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ کمپنی کی جانب سے مختلف ٹاسک (Task)دیے جاتے ہیں، مثلاً: **مختلف ویڈیوز (Videos)لائک (Like)کرنا، مختلف چینلز(Channels) سبسکرائب(Subscribe)کرنا** وغیرہ۔

ٹاسک (Task)پورا کرنے کے بعد کمپنی کو اس کے اسکرین شارٹ (Screenshot)بطور ثبوت بھیجنے ہوتے ہیں، جس کے بعد طے شدہ رقم بطور پروفٹ(As Profit)دی جاتی ہے۔ جو جتنی زیادہ رقم والا پیکیج (Package) لیتا ہے اسے اتنے ہی زیادہ ٹاسک (Task) دیے جاتے ہیں اور اسی حساب سے اس کی زیادہ ارننگ (Earning)ہوتی ہے۔ بعض کمپنیوں میں ارننگ (Earning) بڑھانے کے لئے یہ آپشن (Option) بھی ہوتا ہے کہ آپ اپنے **ریفرل کوڈ (Referral Code)سے جتنے افراد کو اس کمپنی میں جوائن (Join) کروائیں گے اس کی انویسٹمنٹ (Investment)کا دس فیصد کمیشن** بھی آپ کو ملے گا۔ کیا مذکورہ طریقہ کار کے مطابق انکم حاصل کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ویڈیوز (Videos)لائک (Like)کرنے، چینلز(Channels) سبسکرائب (Subscribe)کرنے پر اجارہ کرنا اور اس سے انکم حاصل کرنا، ناجائز و حرام ہے نیز دیگر افراد کو ایسی کمپنیوں کا ممبر بنانا انہیں گناہ کی دعوت دینا ہے اور اس پر کمیشن حاصل کرنا بھی ناجائز و حرام ہے۔

مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اجارہ درست ہونے کے لئے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ جس کام پر اجارہ کیا جارہاہے وہ شریعت کی نظر میں منفعتِ مقصودہ ہو، عقل و شعور رکھنے والے لوگ اسے قابل اجارہ کام سمجھتے ہوں۔ پوچھی گئی صورت میں محض ویڈیوز لائک کرنا، چینل سبسکرائب کرنا ایسا کوئی قابل اجارہ کام نہیں جسے کرنے کے بعد کوئی شخص اجرت کا مستحق ٹھہرے لہٰذا اس طرح پیسے کمانا شرعاً جائز نہیں۔ نیز ابتداء میں کچھ رقم انویسٹ کرنے کی شرط لگانا شرطِ فاسد ہے۔ ابتدا میں دی جانے والی رقم کا لین دین کسی جائز عقدِ شرعی کے تحت نہ ہونے کی وجہ سے شرعاً باطل ہے۔ کمپنی پر لازم ہے کہ باطل طریقے سے لی گئی رقم مالک کو واپس کرے۔

دوسرے افراد کو کمپنی کا ممبر بنانے پر جو کمیشن (Commission) رکھا گیا ہے، ایک تو ان کاموں پر کمیشن دینا "کمیشن" کے شرعی اصولوں کے بھی خلاف ہے نیز پس پردہ (behind the scene) یہاں بھی نیٹ ورک مارکیٹنگ (Network Marketing) کمپنیوں کی طرح ایک لالچ و طمع کا جال بچھایا گیا ہوتا ہے تاکہ لوگ اپنے کمیشن کی خاطر دوسروں کو گھیر کر کمپنی سے وابستہ کرتے چلے جائیں اور کمپنی کے پاس لاکھوں روپے بغیر محنت کے جمع ہو جائیں۔ نتیجتاً ایسی کمپنیاں چند ماہ گزرنے کے بعد لوگوں کے لاکھوں، کروڑوں روپے لے کر بھاگ جاتی ہیں۔

گناہ کے کاموں پر تعاون کرنے سے متعلق قرآن کریم میں ہے:

"وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"

ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(پارہ:06، سورہ المائدہ، آیت:02)

باطل طریقے سے دوسروں کا مال نہ کھانے سے متعلق حکم قرآنی ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

(پارہ:05، سورہ النساء، آیت:29)

دھوکہ دینے والوں کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لیس منا من غش “یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دہی کرے۔

(سنن ابی داود، جلد 3، صفحہ 272، مطبوعہ بیروت)

بغیر کسی سببِ شرعی کے دوسروں کا مال لینے سے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی “یعنی: کسی مسلمان کے لئے دوسرے کا مال بغیر سبب شرعی کے لینا جائز نہیں۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد4، صفحہ 61، مطبوعہ بیروت)

اجارے کی تعریف بیان کرتے ہوئے عین شے سے منفعت مقصودہ اور غیر مقصودہ حاصل کرنے سے متعلق در مختار میں ہے: ”(تملیک نفع) مقصود من العین (بعوض) حتی لو استاجر ثیابا او اوانی لیتجمل بھا او دابۃ لیجنبھا بین یدیہ او دارا لا لیسکنھا او عبدا او دراھم او غیر ذلک لا لیستعملہ بل لیظن الناس انہ لہ فالاجارۃ فاسدۃ فی الکل، ولا اجر لہ لانھا منفعۃ غیر مقصودۃ من العین “یعنی: ایسی منفعت جو عین شے سے مقصود ہو اس کا عوض کے بدلے مالک بنادینا اجارہ کہلاتا ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے کپڑے یا برتن سجاوٹ کے لئے کرائے پر لئے یا جانور کو برابر میں چلانے کے لئے کرائے پر لیا یا گھر، غلام اور درہم وغیرہ کو اس غرض سے کرائے پر لیا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ سب اسی کا ہے تو ان تمام صورتوں میں اجارہ فاسد ہو گا، اس صورت میں کوئی اجرت نہیں ملے گی کیونکہ یہ ایسی منفعت ہے جو عین شے سے مقصود نہیں۔

مقصود من العین کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ای فی الشرع ونظر العقلاء“ یعنی: عین شے سے جو منفعت مقصود ہو وہ شریعت اور عقلاء کی نظر میں منفعتِ مقصودہ ہو۔

ولا اجر لہ کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ای ولو استعملھا فیما ذکرہ“ یعنی: اگرچہ مستاجر نے اجارے پر لی ہوئی چیز کو اس غیر مقصود کام میں استعمال کیا ہو (پھر بھی اسے اجرت نہیں ملے گی)۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد6، صفحہ 04، مطبوعہ بیروت)

اجارے کی شرائطِ صحت بیان کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ومنها ان تکون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الاجارة" یعنی: اجارہ درست ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جس نفع کو حاصل کرنے کے لئے اجارہ کیا جارہا ہو، عادتاً عقدِ اجارہ سے وہ منفعت مقصود ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ192، مطبوعہ بیروت)

اسی طرح کے سوال کے جواب میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اول کے دو چار کچھ حرام مال کی جیت میں رہیں گے، آخر میں بگڑے گا۔ جس جس کا بگڑے گا یہی اکلِ مال بالباطل ہے جسے قرآن عظیم نے حرام فرمایا کہ: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔) یہی غرر و خطر و ضرار و ضرر میں پڑنا اور ڈالنا ہے جس سے صحاح احادیث میں نہی ہے۔۔۔ یہاں ہر پہلا اپنے نفع کے لئے دوسرے پانچ کا گلا پھانسے گا۔۔۔ تو یہاں خطر و ضرر و ضرار و غش سب کچھ ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ331، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاهور ملتقطا)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:"جس نفع پر عقد اجارہ ہو وہ ایسا ہونا چاہیے کہ اُس چیز سے وہ نفع مقصود ہو اور اگر چیز سے یہ منفعت مقصود نہ ہو جس کے لیے اجارہ ہوا تو یہ اجارہ فاسد ہے مثلاً کسی سے کپڑے اور ظروف کرایہ پر لیے مگر اس لیے نہیں کہ کپڑے پہنے جائیں گے، ظروف استعمال کیے جائیں گے بلکہ اپنا مکان سجانا مقصود ہے یا گھوڑا کرایہ پر لیا مگر اس لیے نہیں کہ اس پر سوار ہو گا بلکہ کوتل چلنے کے لیے یا مکان کرایہ پر لیا اس لیے نہیں کہ اس میں رہے گا بلکہ لوگوں کے کہنے کو ہو گا کہ یہ مکان فلاں کا ہے، ان سب صورتوں میں اجارہ فاسد ہے اور مالک کو اُجرت بھی نہیں ملے گی اگرچہ مستاجر نے چیز سے وہ کام لیے جس کے لیے اجارہ کیا تھا۔"

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ107، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

30ربیع الآخر1445ھ/15نومبر2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com